49008 ـ سفر سے واپس آنے والے مسافر پر کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں

سوال

میں سفر میں تھا، اور سفر كى بنا پر روزہ نہيں ركھا، پھر ميں اپنے شہر واپس آيا تو ميرا روزہ نہيں تھا، تو كيا ميرے ليے اپنے شہر ميں كھانا پينا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس مسافر واپس پلٹ آئے اور اس كا روزہ نہ ہو، يا پھر عورت حيض سے پاك ہو جائے، يا مريض دن ميں شفاياب حاصل كر لے تو اس دن كے باقى حصہ ميں اس كے ليے كھانے پينے سے ركنا لازم ہے يا نہيں اس ميں علماء كرام كا اختلاف ہے ؟

جمہور علماء كرام كے ہاں اگر تو كھانے پينے سے ركنا لازم نہيں، كيونكہ انہوں نے عذر كى بنا پر روزہ نہيں ركھا تھا.

ليكن وہ ان لوگوں كے سامنے اعلانيہ طور پر نہيں كھائيں گے جنہيں ان كے عذر كا علم نہيں، تا كہ ان كے متعلق سوء ظن كا باعث نہ بنے.

ديكھيں: المجموع (6 / 167 ـ 173).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى " المغنى " ميں رقمطراز ہيں:

" جس شخص كے ليے ظاہر اور باطنى طور پر دن كے شروع ميں روزہ نہ ركھنا مباح ہو مثلا حائضہ ا ور نفاس والى عورت، اور مسافر، بچہ، مجنون و پاگل، كافر، اور مريض، جب دن كے دوران ان كا عذر زائل ہو جائے تو حائضہ اور نفاس والى عورت پاك ہو جائے، اور مسافر مقيم، اور بچہ بالغ ہو جائے، اور مجنون عقلمند، اور كافر اسلام قبول كر لے، اور بے روزہ مريض شفاياب ہو جائے تو اس ميں دو روايتيں ہيں:

پہلى: ان كے ليے دن كا باقى حصہ بغير كھائے پيئے گزارنا لازم ہے، امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا يہى قول ہے.

دوسری روایت: ان پر کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں، امام مالك، امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ: جس نے دن کی ابتدا میں کھایا تو وہ دن کے آخر میں بھی کھائے" اھـ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں نے سنا ہے کہ آپ نے یہ فتوی دیا ہے کہ: جب حائضہ عورت رمضان میں دن کے وقت پاك ہو جائے تو وہ کھا پی سکتی ہے اور دن کا باقی حصہ کھانے پینے نہ رکے، اور اسی طرح مسافر بھی جب دن میں اپنے شہر واپس آجائے تو کیا یہ صحیح ہے ؟ اور اس کی وجہ کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جی ہاں، آپ نے جو کچھ سنا ہے کہ میں نے یہ کہا ہے جب حائضہ عورت دن کے دوران پاك ہو جائے تو اس پر کھانے پینے سے رکنا واجب نہیں، اور اسی طرح جب مسافر سفر سے واپس پلٹ آئے، تو میری طرف سے یہ کلام صحیح ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کی ایك روایت یہی ہے، اور امام مالك اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا بھی مسلك یہی ہے.

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: (جس نے دن کے پہلے حصہ میں کھایا وہ دن کے آخری حصہ میں بھی کھائے).

اور جابر بن یزید (یہ ابو شعثاء تابعین میں سے ایك فقیہ و امام ہیں) رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ وہ اسی دن حیض سے پاك ہوئی ہے، تو انہوں نے اس سے جماع کیا یہ دونوں اثر المغنی میں ذکر کیے گئے ہیں، اور ان کا کوئی تعاقب نہیں کیا گیا.

اوراس لیے بھی کہ کھانے پینے سے رکنے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اس دن کا روزہ تو اسی وقت صحیح ہو گا جب فجر سے رکھا گیا ہو.

اور اس لیے بھی کہ رمضان کا علم ہونے کے باوجود ان کے لیے دن کےاول میں ظاہری اور باطنی طور پر کھانا پینا مباح کیا گیا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے تو طلوع فجر سے ممانعت کی ہے، اور ان لوگوں پر اس وقت روزہ واجب نہیں تھا، تو کھانے پینے سے رکنے کے حکم میں بھی نہیں آتے.

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی نے مسافر پر چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا واجب

کیا ہے، اور اسی طرح حائضہ عورت پر بھی، اور اگر ہم ان پر کھانا پینے سے رکنا واجب کریں تو اس پر ہم نے اللہ تعالی سے واجب کردہ سے زیادہ کو واجب کر دیا؛ کیونکہ اس وقت ہم اس پر اس دن کی قضاء کے ساتھ دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے رکنا بھی واجب کر رہے ہیں، تو اس طرح ہم نے اس پر دو چیزیں واجب کیں حالانکہ صرف ایک چیز ان ایام کی قضاء واجب ہے جس کے روزے نہیں رکھے، اور یہ عدم وجوب کی ظاہر ترین دلیل ہے.... لیکن اگر اس سے خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ کھائے پیئے" اھـ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (102).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" جب مسافر رمضان میں دن کے دوران سفر سے واپس پلٹ آئے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو اور اپنی بیوی کو دن کے دوران حیض یا نفاس سے پاك پائے یا بیماری سے اس کی بیوی دن میں شفایاب ہو گئی ہو اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو وہ اس سے ہم بستری کر سکتا ہے، ہمارے نزدیك بغیر کسی اختلاف کے اس پر کوئی کفارہ نہیں " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 174).

واللہ اعلم .